

"ن" کا گزنا ہی ہے۔ اس صورت میں "فاء" کا ترجمہ "تو، کہ، یا پس" سے کرنا بہتر ہے۔ چنانچہ بعض مترجمین نے اس (فت کونا) کا ترجمہ "پس / تو / کہ تم ہو جاؤ گے" سے بھی کیا ہے [من الظالمین] [صن (جار) اور "الظالمین" (مجبور مل کر کان ناقصہ رجول بصیغہ شکونہ آیا ہے) کی خبر یا قائم مقام خبر ہے کیونکہ اصل خبر تو "محبوسین" (شمار کئے گئے ہو گئے) کی قسم کا کوئی ام بنتا ہے۔ جو یہاں محذوف ہے۔ اور "من" بلحاظ معنی یہاں بیانیہ بھی ہو سکتا ہے یعنی "از قسم الظالمین" ہو جاؤ گے اور "من" تبعیض کے لیے بھی ممکن ہے یعنی "فت کونا الظالمین من الظالمین" (ظالموں میں سے دو ظالم یعنی ظالموں کا ایک حصہ بننے جاؤ گے)

۲: ۲۵: ۳ الرسع

آیت زیرہ مطالعہ کے قریباً تمام کلمات کا رسم الاثنی اور رسم عثمانی یکساں ہے صرف دو کلمات "یادم" اور "الظالمین" کی قرآنی (عثمانی) اطاء عام اطاء سے مختلف ہے جس کی تفصیل یوں ہے:

(۱) "یا آدم" (یہ اس کا رسم الاثنی یا رسم معتاد ہے) قرآن کریم میں ہر جگہ "یا" ندا کے الف کے حذف کے ساتھ بصورت (ی) اور پھر اس (ی) کو "آدم" کے الف کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے یعنی بصورت "یادم"۔ اور خود کلمہ "آدم" کا ابتدائی ہمزہ بھی حذف کر کے لکھا جاتا ہے۔ یہ لفظ دراصل "آ آدم" تھا (آ کو ہی عا، آ، ا وغیرہ کی شکل میں لکھتے ہیں) اب اسے "آدم" ہی لکھا جاتا ہے۔ پھر "یا" کے بعد والے الف محذوفہ اور "آدم" کے ابتدائی ہمزہ محذوفہ کو بذریعہ ضبط ظاہر کرنے کے کئی طریقے رائج ہیں جیسا کہ آپ "الضبط کے نمونوں